سوال نمبر 3

اسلامی اقتصادی نظام اور منصفانہ معاشرے کا قیام

1۔ تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو سے متعلق ایک جامع نقشہ فراہم کرتا ہے۔ اقتصادیات بھی انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ میکس ویبر کے مطابق اقتصادیات دولت کی سائنسی تحقیق کا نام ہے۔ جب کہ شاہ ولی اللہ ان الفاظ میں اسلامی اقتصادیات کی تعریف کرتے ہیں

"اسلامی اقتصادی نظام دولت کی ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد میں تقسیم کا نام ہے"

اسلامی اقتصادی نظام دولت کی منصفانہ تقسیم اور ہر طبقے کے افراد تک دولت کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ سرمایہ دارانہ نظام کی طرح دولت کے ارتکاز کی نفی کرتا

ہے جبکہ اشتراکی نظام کی طرح ذاتی ملکیت کی نفی نہیں کرتا۔ عظیم یونانی فلسفی ارسطو کا نظریہ میزان اسلامی اقتصادی نظام میں جھلکتا ہے۔ یہ اشتراکی اور سرمایہ دارانہ نظام کے فوائد کو اپنے اندر سماتا ہے لیکن ان کے نقص سے چھٹکارہ حاصل کرتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل طریقوں سے منصفانہ معاشرے میں وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔

2- اسلامی اقتصادی نظام اور دولت کی منصفانہ تقسیم

1- اسلامی نظام زکوۃ

اسلام زکوۃ کے ایک منظم نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے: قرآن مجید میں ارشاد ہے

"اور تمہارے مالوں میں سلام مقرر ہے
ناداروں اور حاجت مندوں کے لئے"

القرآن

اسلام دولت مند طبقے کے لیے لازمی قرار دیتا ہے
کہ وہ ہر سال اپنے مال کا 2.5% حصہ معاشرے
کے غریب اور نادار طبقے کو دیں۔ اس طرح اسلامی
اقتصادی نظام معاشرے میں دولت کی منصفانہ
تقسیم یقینی بناتا ہے۔

2۔ دولت کی گردش کو یقینی بنانا

اسلامی اقتصادی اصولوں
میں سے ایک اہم اصول یہ کہ دولت صرف
مالدار طبقے میں ہی گردش نہ کرتی رہے
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"تاکہ دولت تم میں سے صرف
مالداروں کے بیچ ہی نہ گردش
کرتی رہے"

القرآن

لہذا اسلام دولت مند
طبقے کے لیے لازمی قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے

مال کو اکٹھا نہ کریں بلکہ معاشرے کے نادار افراد تک اس کی رسائی یقینی بنائیں۔

۲۔ مال و دولت کے ارتکاز کی ممانعت

اسلام مال و دولت کے ارتکاز کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سنا دو۔"

القرآن

اسلام آخرت میں کامیابی کے لیے دولت کی تقسیم لازمی قرار دیتا ہے جس کی وجہ سے مالدار طبقہ دولت کو معاشرے ضرورت مند افراد تک منصفانہ طریقے میں

سے پہنچا دیتا ہے۔

4- سود کی ممانعت

دولت پر دولت کمانا سود کہلاتا ہے۔ جو کہ دولت کے ایک مالدار طبقے میں ارتکاز کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے اسلام نے اس کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ حضرت محمدؐ کا ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

حدیث نبوی

5- محنت کی تلقین

اسلام محنت کر کے کمانے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"محنت کش اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔"

القرآن

محنت کر کے کمائی کرنے سے خود بخود ایک ایسا معاشرہ قیام میں آتا ہے جس میں دولت ایک منصفانہ انداز میں تقسیم ہوتی ہے۔

3- حاصلِ کلام

دولت کی منصفانہ تقسیم اسلامی اقتصادی نظام کا بنیادی اصول ہے۔ اسلامی اقتصادی اصول اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ دولت کی رسائی معاشرے کے ہر طبقے تک ہو۔ زکوۃ کا نظام، سود کی مخالفت، محنت کی تلقین، یہ سب سنہرے اصول اقتصادی طور پر ایک منصفانہ معاشرے کے قیام کا ذریعہ ہیں۔

سوال نمبر 4

عقیدہِ آخرت

1- تعارف

آخرت کے لغوی معنی ہیں "بعد میں آنے والی چیز" دینی اصطلاح میں آخرت کے عقیدہ سے مراد اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی عارضی ہے جو ایک دن فنا ہو جائے گی، پھر انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اس کے اعمال کے مطابق اس کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اسے دوزخ یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس عقیدے پر یقین انسان کو متقی، عاجز، بیدار اور باعزت بناتا ہے اور اجتماعی طور پر ایک پرامن معاشرے کے قیام کا باعث بنتا ہے۔

2- عقیدہِ آخرت

1- دنیاوی زندگی عارضی زندگی ہے

اسلام دنیاوی زندگی کے عارضی ہونے کا سبق دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"دنیاوی زندگی محض کھیل
تماشہ ہے"

(القرآن)

2- دنیاوی زندگی حقیر ہے۔

اسلام میں دنیاوی زندگی کی اہمیت
آخرت کے مقابلے نہ ہونے کے برابر ہے۔ حدیث
نبوی ہے

"دنیا کی اہمیت مچھر کے پر سے
بھی کم ہے"

(حدیثِ نبوی)

3- روزِ آخرت دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا

یہ دنیا ہمیشہ قائم نہیں
رہے گی۔ ایک روز قیامت برپا ہوگی اور
دنیا کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو
جائے گا۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر ان الفاظ میں
آتا ہے۔

"اور جب زمین پھٹ جائے گی اور تارے گر پڑیں گے"

(القرآن)

4- انسانوں کی دوبارہ پیدائش

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"جس طرح اس نے عجب طریقے سے تمہیں پیدا کیا، وہ پھر تمہیں زمین میں لوٹا دے گا۔ اور دوبارہ اسی عجب طریقے سے پیدا کر دے گا"

(القرآن)

قیامت کے دن اعمال کی بناء پر جزا اور سزا دی جائے گی۔

5- جنت کا تصور

جن لوگوں کے نیک اعمال ان کے برے اعمال سے زیادہ ہوں گے انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جنت کا تصور

قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"اس میں وہ سب کچھ ہوگا جس کی
وہ خواہش کریں گے"
(القرآن)

6۔ دوزخ کا تصور

جن لوگوں کے برے اعمال
ان کے اچھے اعمال سے زیادہ ہوں گے انہیں
دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ جہاں وہ ہمیشہ
رہیں گے۔ قرآن مجید میں دوزخ کا ذکر ان الفاظ
میں ملتا ہے۔

"یہ ایسی آگ ہے جس کا ایندھن
انسان ہوں گے"
(القرآن)

3- انسانی زندگی میں عقیدہ آخرت کی اہمیت

عقیدہ آخرت انسان میں
انفرادی سطح پر مندرجہ ذیل خصوصیات پیدا کرتا ہے۔

1- تقویٰ

مسلمان کو اس بات پر پختہ یقین ہوتا ہے کہ اس نے آخرت میں اپنے اعمال کے لئے خدا کو جواب دہ ہونا ہے تو اس کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ متقی بن جاتا ہے۔ یہ وہ خصوصیت ہے جسے اسلام نے برتری کا معیار قرار دیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے"

(حضرت محمدؐ)

2- بہادری و شجاعت

آخرت پر یقین انسان کو دنیاوی زندگی میں نڈر بنا دیتا ہے۔ وہ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے نہیں ڈرتا اور بنا کسی خوف کے باطل سے ٹکرا جاتا ہے۔ بقول اقبال

کافر ہو تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

(اقبال)

3- عجز و انکساری

جب مسلمان کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی زندگی ہے تو وہ عاجز ہو جاتا ہے۔ اس میں غرور و تکبر باقی نہیں رہتا۔ وہ ایک بہتر مسلمان بن جاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں بھی غرور و تکبر کی ممانعت کی گئی ہے۔

"زمین پر اکڑ اکڑ کے مت چلو"

(القرآن)

4- دنیاوی زندگی سے بیزاری

دنیا کی زندگی کے عارضی ہونے کا تصور انسان کو دنیاوی زندگی سے بیزار کر دیتا ہے۔ وہ اس دنیاوی زندگی کے سراب سے واقف ہو جاتا ہے اور اس کی دلدل میں نہیں دھنستا۔ حضرت محمدؐ نے بھی اپنی امت کو اس حقیقت سے ان الفاظ میں خبردار کیا۔

"دنیا میں بے جا مکانات اور جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ تم اسی دنیا کے ہو کے رہ جاؤ گے"

(حدیث نبوی)

CamScanner

5 - پرامن معاشرے کا قیام

جب ایک معاشرے کے تمام افراد دنیاوی زندگی کے عارضی ہونے اور روزِ آخرت پر یقین رکھیں گے تو وہ ایک دوسرے کا دل دکھانے سے گریز کریں گے اور ایک پرامن معاشرہ وجود میں آئے گا۔ بقول شاعر

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

6 - اخوت و مساوات

عقیدۂ آخرت پر یقین اس بات کی بھی گواہی ہے کہ تمام افراد اللہ کے سامنے برابر ہیں۔ سب کا حساب بنا کسی تفریق کے لیے جائے گا۔ اور کسی کو کسی دوسرے شخص پر کوئی برتری نہیں۔ اس طرح عقیدہ آخرت ایک مساوی معاشرے کے قیام کا باعث بنتا ہے۔ بقول شاعر

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

4- حاصلِ کلام

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی
عقائد میں سے ایک ہے۔ یہ دنیاوی زندگی کے عارضی
ہونے اور یہاں پر کیے گئے اعمال کی بنیاد پر آخرت
میں ایک دائمی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔
اس نظریے پر ایمان انسان میں جرأت و بہادری،
عاجزی و انکساری، تقوی، اور اخوت و مساوات
جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ آخرت نہ صرف
انسان کو ایک بہتر مسلمان بناتا ہے بلکہ ایک پرامن
اسلامی معاشرے کے قیام کا بھی باعث بنتا ہے۔

CamScanner